اس قوم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے رسول کو گالیاں دی جائیں

تحریر:- ابو غضنفر آل محمد۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

21 اپریل 2000ء کو انسانی حقوق کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے جنرل پرویز مشرف چیف ایگزیکٹو پاکستان نے ناموس رسالت قانون کے تحت توہین رسالت کیس کی ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج کو ڈپٹی کمشنر کی منظوری کے ساتھ مشروط کرنے کا اعلان کیا۔

چیف ایگزیکٹو کی طرف سے اس قانون میں ترمیم سے تمام مسلمانوں کے مذہبی و دینی جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ جو فرد بھی موجودہ حکومت کے اقدامات اور اس کے کردار و افعال کے بارے میں نرم رویہ رکھے ہوئے تھا۔ معاشرہ کی اصلاح اور قوانین کی بہتری کی خام امیدیں وابستہ کئے ہوئے تھا۔ اس کے لئے بھی یہ بات واضح ہو گئی کہ شراب کی بوتل پر لگایا ہوا آب زم زم کا لیبل کب تک کام دے گا۔ شراب کی بدبو نے اپنا کام دکھانا شروع کر دیا ہے' باطن نمایاں ہو رہا ہے۔

توہین رسالت کا قانون انگریز اس وقت بنانے پر مجبور ہوا۔ جب غازی علم دین جیسے افراد جری نے اپنے پیغمبر کی ناموس کی خاطر اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا تو پھر اسی سزا کو پاکستانی قانون میں جوں کا توں رکھا گیا۔ مگر یہ سزا ایسے مجرم کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے 1984ء میں دفعہ 295 سی کا اضافہ کیا گیا۔ گستاخ رسول اور توہین رسالت کے مجرم کی سزا سزائے موت یا عمر قید رکھی گئی۔ لیکن وفاقی شرعی عدالت کے اکتوبر 1990ء کے فیصلے کے مطابق "یا عمر قید" کے لفظ خود بخود کالعدم قرار پائے اور توہین رسالت کی سزا صرف قتل باقی رہی۔ پھر جون 1992ء کو قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر قرار داد منظور ہوئی کہ توہین رسالت کی سزا موت ہے۔ 8 جولائی 1992ء کو سینٹ نے اس فیصلے کا ترمیمی بل منظور کیا۔

سینٹ کے اس ترمیمی بل کی منظوری کے ساتھ ہی یہود و ہنود اس کوشش میں مصروف ہو گئے کہ اگر توہین رسالت بل کا خاتمہ ناممکن ہے تو اس میں ایسی تبدیلیاں ضرور کروانی چاہیے جس سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں اور مسلمانوں کی رہی سہی غیرت و حمیت کا بھی جنازہ نکل جائے۔ اس کے لئے مختلف اوقات میں ہماری مختلف حکومتوں کو کبھی طول اقتدار کا لالچ دے کر اور کبھی دولت و زر کی طمع میں اور کبھی حکومت کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دباؤ ڈالا مگر باسیان وطن نے ہر اٹھنے والے قدم کو روکا اور کفار کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملایا۔

بے نظیر بھٹو کے دور اقتدار میں بھی یہ ناپاک کوشش کی گئی جسے 27 مئی 95ء کو غیور مسلمانوں نے ملک گیر ہڑتال کر کے اپنے اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا کہ گئے گزرے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر توہین رسالت اور گستاخ رسولؐ کے وجود کو برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ امت مسلمہ کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

1995ء میں ہمارے بے حس حکمرانوں کی وجہ سے توہین رسالت کے دو مسیحی مجرموں کو این جی اوز نے عدالتی ضمانت کی آڑ میں ناروے کے سفارت خانے کے ذریعے جعلی کاغذات پر صرف بارہ گھنٹوں کے اندر جرمنی بھجوا دیا تھا۔

یہودی لابیوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے جس کی ایک جھلک انہیں ہماری فوجی حکمران پرویز مشرف کے 21 اپریل کے خطاب سے دیکھنے کو ملی۔

حکومت نے ایف آئی آر کے اندراج کو ڈپٹی کمشنر کی منظوری کے ساتھ مشروط کر کے سخت غلطی کی ہے۔ جس سے قتل و خون ریزی میں اضافہ ہو گا۔

آیئے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی زندگی میں توہین رسالتؐ کرنے والے مجرموں کے انجام کا منظر پیش کرتے ہیں تاکہ حقیقت آشکار ہو جائے۔

گستاخ رسولؐ ابولہب کا انجام

جب کوہ صفاء پر آنحضرتؐ نے "قولوا لا اله الله تفلحون" کا آوازہ بلند کیا تو ابو لہب نے کہا "تب لک یا محمدؐ" تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں پوری سورۃ نازل فرمادی۔ ابو لہب 2ھ میں طاعون کی بیماری کا شکار ہوا۔ مرنے کے بعد طاعون کی بیماری کی وجہ سے کوئی قریب نہ گیا۔ تین دن تک لاش پڑی رہنے کی وجہ سے بدبو پھیلنے لگ گئی۔ لوگوں نے اولاد کو طعنے دینے شروع کئے تو اس گستاخ رسولؐ کی لاش کو گڑھا کھود کر لکڑیوں سے دھکیل کر اس میں پھینکا۔

رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والی لونڈی کا انجام

ابو داؤد اور نسائی وغیرہ میں ہے کہ ایک اندھے شخص کی ام ولد لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ اس کے ڈانٹنے ڈپٹنے اور روکنے سے بھی وہ باز نہ آیا کرتی تھی۔ ایک رات اس نے رسول اللہؐ کو گالیاں دیں۔ اس نے نیزہ لے کر اس کے شکم میں پیوست کر دیا اور زور سے دبا کر اس کو ہلاک کر دیا۔ صبح کو اس کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا۔ تو لوگوں کو جمع کر کے آپؐ نے فرمایا: "انشدالله رجلافعل مافعل لی علیه حق الاقام فقام الاعمیٰ۔" میں اس آدمی کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے کیا جو کچھ کیا اور میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ یہ سن کر نابینا آدمی کھڑا ہو گیا۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ کے پاس آپہنچا پاس بیٹھ کر کہنے لگا۔ اللہ کے رسول ﷺ اس کو میں اس جرم کی پاداش میں قتل کیا کہ آپؐ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ میرے روکنے سے باز نہ آتی تھی۔ حالانکہ اس کے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم گواہ رہو اسکا خون رائیگاں ہے۔

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن اشرف کا قتل

کعب بن اشرف یہودی رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتا۔ مسلمان عورتوں کے متعلق عشقیہ اشعار کہتا اور کفار مکہ کو رسول اللہ ﷺ کے مقابلے کیلئے ہمیشہ بھڑکاتا رہتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "من کعب بن اشرف فانه قداذی الله ورسوله فقام محمدبن مسلةفقال انايارسول الله اتحب ان اقتله قال نعم قال فاذن لی ان اقول شيئاقال قل۔" (بخاری)

تم میں سے کعب بن اشرف کے قتل کے لیے کون تیار ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ اللہ کے رسول آپ ﷺ اس کا قتل چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول پھر مجھے کچھ کہنے کی اجازت دے دیں۔ (یعنی ایسے کلمات جن کو سن کر وہ خوش ہو جائے) آپؐ نے فرمایا اجازت ہے۔

محمد بن مسلمہؓ کعب ابن اشرف سے ملنے گئے اور کہا یہ مرد محمد ﷺ ہم سے صدقات وزکوۃ وصول کرتا ہے۔ اس شخص نے ہم کو مشقت میں ڈال دیا۔ کعب نے کہا ابھی تو پتا چلے گا۔ پھر غلے کا سوال کر دیا۔ کعب نے کہا کوئی چیز رہن رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کیا چیز رہن رکھوانا چاہتے ہو۔ کعب نے کہا اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو۔ ان لوگوں نے کہا یہ ہماری غیرت گوارہ نہیں کرتی۔ پھر کہا اولاد کو رہن رکھ دو۔ ان لوگوں نے کہا ساری عمر لوگ ہماری اولاد کو طعنہ دیا کریں گے۔ البتہ ہمارے ہتھیار رہن رکھ لیں۔ کعب نے منظور کر لیا اور کہا کہ رات کو آکر ہتھیار رکھ جائیں اور غلہ لے جائیں۔ حسب وعدہ جب رات کعب کو آواز دی گئی۔ اس کی بیوی نے کہا اس آواز سے مجھے خون ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے کہاں جا رہے ہو۔ اسی اثنا میں محمد بن مسلمہؓ نے سب کو سمجھا دیا کہ میں اس طرح بالوں کے سونگھنے کے بہانے مضبوطی پکڑ لوں گا تم فوراً اس کا سر قلم کر دینا۔ پھر یہی ہوا محمد بن مسلمہ نے سر کے بال مضبوطی سے پکڑ لئے۔ ساتھیوں نے آناً فاناً اس کا سر قلم کر دیا۔ جب رسول اللہ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا:

افلحت الوجوه۔

ان لوگوں نے جواباً عرض کیا:

و وجهک یا رسول الله۔

گستاخ رسول ابو رافع یہودی کا قتل

عن البراء بن عازب قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابى رافع اليهودى رجالا من الانصار فامر عليهم عبدالله بن عتيک و کان يوذی رسول

الله صلى الله عليه وسلم و يعين عليه۔ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو قتل کرنے کے لئے چند انصار کا انتخاب فرمایا۔ ان پر امیر عبداللہؓ بن عتیک کو مقرر فرمایا۔ یہ ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا تھا اور آپؐ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا۔

کعب بن اشرف کا قاتل محمدؓ بن مسلمہ چونکہ اوس قبیلہ سے تھے۔ اس سے خزرج والوں کو یہ خیال پیدا ہوا' ہم بھی ایک گستاخ رسول کا سر قلم کریں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو رافع کے قتل کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے عطا فرما دی۔

عبداللہ بن عتیکؓ جب اپنے رفقاء ابو رافع کے قلعے کے قریب جا پہنچا۔ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر قلعے کے اندر جانے کی تدبیر لگانے لگا۔ اس وقت آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ قلعے کے دروازے کے قریب یوں بیٹھ گیا جیسے کوئی قضائے حاجت کرتا ہو۔ دربان نے یہ سمجھا ہمارا ہی کوئی آدمی ہے آواز دی کہ جلدی آ جاؤ دروازہ بند کرنا ہے۔ عبداللہؓ فرمانے لگے میں اندر داخل ہو گیا اور ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب ابو رافع شب کی قصہ گوئی سے فارغ ہوا' لوگ گھروں کو چلے گئے' ابو رافع اپنے اہل و عیال میں بالا خانے میں سو گیا تو میں نے وہاں پہنچ کر آواز دی۔ اے ابو رافع! ابو رافع نے آواز دی کون ہے؟ میں نے اسی جانب دوڑتے ہوئے وار کا وار کیا' مگر وہ خالی گیا۔ ابو رافع نے بہت زوردار چیخ ماری پھر تھوڑی دیر بعد آواز بدل کر ہمدردانہ لہجے میں آواز دی۔ اے ابو رافع یہ کیسی آواز ہے۔ ابو رافع نے کہا کسی شخص نے ابھی مجھ پر وار کیا ہے۔ یہ سنتے ہی دوسرا وار تلوار سے کیا اس کو کاری زخم لگا پھر میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے دبائی جو آرپار ہوتی ہوئی ابو رافع کا کام تمام کر گئی۔ واپسی پر سیڑھی سے اترتے ہوئے عبداللہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کی خوشخبری سنائی تو آپؐ نے فرمایا: "ٹانگ پھیلاؤ آپؐ نے اپنا دست مبارک پھیرا پھر ٹانگ یوں ہو گئی جیسے کبھی شکایت ہوئی ہی نہیں ہے۔"

گستاخ رسول ﷺ ایک عیسائی کا عبرتناک انجام

ایک عیسائی مسلمان ہو گیا۔ سورۃ بقرۃ اور آل عمران پڑھ لیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی کتابت شروع کی مگر سوء قسمت کہ پھر عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا محمد ﷺ وہی کچھ سمجھتے ہیں جو کچھ میں لکھ کر دیتا ہوں۔ جب مرا لوگوں نے دفن کیا۔ قبر نے اس کی لاش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے سمجھا شائد محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے۔ دوسری مرتبہ گہری قبر کھودی لیکن اگلے دن صبح لاش پھر باہر پڑی ہے۔ تیسری مرتبہ بہت ہی زیادہ گہری قبر کھود کر دفن کیا مگر پھر بھی قبر نے گستاخ رسول کے وجود کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر انہیں یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں بلکہ میت عذاب خداوندی میں گرفتار ہے۔

گستاخ رسول ﷺ ابن خطل کا قتل

عبداللہ بن خطل پہلے مسلمان تھا۔ آپؐ نے صدقات وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا ایک غلام اور ایک انصاری بھی ساتھ تھے۔ منزل پر ابن خطل نے غلام کو کھانا تیار کرنے کو کہا۔ غلام کسی وجہ سے سو گیا۔ جب ابن خطل نے دیکھا کہ کھانا تیار نہیں ہے تو غصے میں آ کر غلام کو قتل کر دیا۔ مرتد ہو کر مکہ چلا گیا' صدقے کے اونٹ بھی لے گیا۔ وہاں جا کر آپؐ کی ہجو میں اشعار کہتا' باندیوں کو اشعار گانے کا حکم دیتا تو جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ آپؐ نے اسکے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ آپؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ابن خطل بیت اللہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہیں قتل کر ڈالو۔ چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اسکی گردن مار دی گئی۔

گستاخ رسولؐ کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا فرمان

ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ حاضرین مجلس سے ایک آدمی نے کہا ابوبکرؓ اجازت دیں تو اس کا سر اڑا دوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فقط رسول اللہ ﷺ کی یہ شان ہے کہ ان کے گستاخ کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ گستاخ رسول کو قتل کر دیا جائے۔

گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں امام احمدؒ کی رائے

امام احمد بن حنبلؒ گستاخ رسول کے بارے میں فرماتے ہیں:

جو شخص آپؐ کو گالی دے یا توہین کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر واجب القتل ہے

اور میری رائے ہے کہ اسے قتل کیا جائے اس سے توبہ کا مطالبہ ہی نہ کیا جائے۔

امام مالکؒ کا فتویٰ

خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؒ نے فرمایا:

مابقاء الامۃ بعد شتم نبیھا۔ (الشفاء قاضی عیاض)

"اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے رسول کو گالیاں دی جائیں۔

قارئین کرام اور کرسی اقتدار پر براجمان ہونے والے فوجی حکمرانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے گستاخوں کا انجام آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اور آئمہ کرام کے فتاوے آپ کی نظر سے گزرے۔ لہٰذا ہماری بہتری اور نجات اسی میں ہے کہ ہم اپنے کیے کی معافی مانگیں۔ چیف ایگزیکٹو اپنے الفاظ واپس لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ حکمران کی غلطی سے پوری قوم عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجائے۔

بقیہ: مسیح کی آمد ثانی

مزید برآں فی زمانہ مسیح کی آمد ثانی کا کیس بالکل غیر متوقع صورت اختیار کر گیا ہے۔ جدید تحقیقات کی رو سے مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے اور صعود آسمانی سے متعلق حوالجات جعلی، تحریف اور الحاقی ثابت ہوئے ہیں۔ کتاب مقدس کے اصل مصنفین نے انہیں نہیں لکھا تھا۔ بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں چھپنے والی انگریزی بائبلوں میں سے ایسے مقامات متن سے خارج کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً

(۱) اس سلسلے میں انجیل مرقس کے آخری ۱۲ فقرات ایک عظیم گواہی تھی لیکن انگریزی بائبل دی ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن ۱۹۵۲ء نے انہیں الحاقی قرار دے کر متن سے نکال دیا ہے اور انجیل مرقس کا سولہواں باب آٹھویں فقرہ پر ختم کر دیا ہے۔

(۲) مروجہ پروٹسٹنٹ اردو بائبل میں مرقوم ہے:

"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا" (انجیل لوقا ۲۴:۵۱)

مذکورہ انگریزی بائبل میں اب یہ فقرہ اس طرح ہے:

"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ وہ ان سے جدا ہو گیا۔"

بقیہ: جنگ کے اداریے پر تبصرہ

رکھ لیں۔ اگر تم رسول ہاشمیؐ کے پیروکار ہو تو قیامت کے دن آمنہ کے لال (ﷺ) کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

ہم نیک و بد ہر ایک کو سمجھائے دیتے ہیں اگر تم نے اپنی پالیسیوں کو اسلام کے تابع کر لیا تو انشاء اللہ حوضِ کوثر پر پیغمبر اسلام جام بھرے تمہارے منتظر ہیں کامیابی و کامرانی کی راہ یہی ہے۔ ہماری نجات اسلام میں ہے۔ غیر نظام نہ ہماری بقاء کی ضمانت دے سکتے ہیں اور نہ ہی ہماری نجات کا بندوبست اقبالؒ کے شعر پر اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

بقیہ: تاریخ اسلام میں ٹیکسوں کا نفاذ

"اموال تجارت کی زکوٰۃ) وصول کر سکتی ہے کیونکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر اجماع بھی ہے)

6- حصول انصاف کے راستے میں کوئی مقررہ ٹیکس اسلام میں نہیں لہٰذا کورٹ فیس وغیرہ ناجائز ہیں۔ (ڈاکٹر نور محمد غفاری / اسلام کا قانون محاصل مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور" ص ۴۱-۴۰)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلامی نظام محاصل کو اپنا کر اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے ہوئے معاشی خوشحالی نصیب فرمائے اور ہمیں دوسرے ممالک کی معاشی غلامی سے محفوظ فرمائے اور مملکت خداداد پاکستان کو ابدی استحکام عطا فرمائے۔ آمین

مرکز توحید اہلحدیث (چوک چورہٹہ) ڈیرہ غازیخان میں

خطبات جمعۃ المبارک

زیر سرپرستی: فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالکریم صاحب

5 مئی	صاحبزادہ مولانا شفیق الرحمن چشتی جھنگ
12 مئی	مولانا منظور احمد صاحب گوجرانوالہ
2 جون	مولانا ارشاد الحق اثری ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان
9 جون	مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی خانپور

تمام خطبات ساڑھے بارہ بجے شروع ہونگے۔ انشاء اللہ

اہل اسلام کو شرکت کی دعوت ہے۔

الداعی الی الخیر: قاری عبدالرحیم کلیم مدیر مرکز التوحید ڈیرہ غازیخان

نوٹ:- ڈیرہ غازیخان کے سابقہ تمام فون نمبرز کیساتھ (4) کا اضافہ ہو گیا ہے۔